تبصرے

فتاویٰ امجدیہ جلد اول از علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی۔ تقطیع کلاں، ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۲۵ ۔کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد -/۲۵ روپے
پتہ: دائرۃ المعارف الامجدیۃ، قادری منزل۔ گھوسی ضلع اعظم گڈھ۔ یو،پی

مولانا مفتی امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندو پاکستان کے علمی حلقوں میں بلکہ عام دیندار حلقوں میں بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اس کتاب سے قبل مرحوم کی مایہ ناز کتاب بہار شریعت جو مسائل فقہیہ کا گنجینہ ہے اور سترہ حصوں پر پھیلی ہوئی ہے اپنی اہمیت وا فادیت تسلیم کرا چکی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ جس کی پہلی جلد دائرۃ المعارف الامجدیہ کی کوششوں سے منظر عام پر آگئی ہے امید ہے دوسری جلد بھی جلد چھپ جائے گی۔ ادارہ اس علمی خدمت پر قابل مبارک باد ہے کہ فتاویٰ کے منتشر ذخیرے کو نہ صرف ضائع ہونے سے بچالیا بلکہ اس کو قدر دانوں کے ہاتھوں تک پہنچا دیا۔

آج مصنف مرحوم بقید حیات ہوتے اور ہماری ان سطروں کو پڑھ سکتے تو ہم کچھ مشورے پیش کرتے مثلاً ص۱۱۹، ص۱۲۰ و ص۳۱۳ پر بدمذہب وغیرہ کا لفظ جس طبقے کے لیے بولا گیا ہے وہ علی الاطلاق درست نہیں۔ ص۱۶۵ پر ہے کہ غیر مقلد اگر صف کے درمیان آجائے تو یہ قطع صف ہے، یہ بے جا تشدد معلوم ہوتا ہے۔ اگر

غور سے دیکھیے تو جماعت اہل حدیث قریب قریب سبھی مسائل میں امام احمد یا امام شافعی کے مطابق ہے گو ان کی تقلید کے نام سے نہ ہو، اس لیے علامہ طحطاوی کے جس قول کی بناء پر یہ رائے قائم کی گئی ہے اس کے لحاظ سے بھی جماعت اہل حدیث اہل سنت سے خارج نہیں ہے، جبکہ خود طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ (۱۸۱۶ء) کا یہ قول بھی کسی حجۃ شرعی کا درجہ نہیں رکھتا۔ ص۲۵۶ پر وہ گمراہ فرقے جن کی بنائی ہوئی مسجد شرعاً مسجد نہیں ہے ان کی فہرست بھی غور طلب ہے اور ص۲۵۹ و ص۲۶۱ پر تو ساری لاگ لپیٹ ختم کر دی گئی ہے۔ ذرا سا ہمدردانہ اور لچکدار رویہ ان تمام مسائل کا بنیادی حل ہے۔

ص۱۳۳ و ص۱۹۷ پر ہے کہ گھڑی کی چین جو کسی دھات سے بنی ہوئی ہو اسے باندھ کر نماز پڑھی جائے تو نماز مکروہ ہوگی" ہمارے خیال میں محشی نے جو عدم کراہت کو ترجیح دی ہے اور درمختار اور مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم کے اقوال سے استدلال کیا ہے زیادہ دقیع رائے ہے اس لیے کہ کسی شئے کے اصالۃً استعمال اور طبعاً استعمال سے احکام بدل جاتے ہیں۔ مگر محشی نے یہ رائے غالباً بالقصد صرف عربی زبان میں لکھی ہے کتابت میں ترکے بہت ہو گئے ہیں جو بعد میں حواشی پر لکھے گئے ہیں اور ایک جگہ (ص۲۵۵) پر تو اتنا طویل ترکہ ہے یا کتابت کے دوران اضافہ کیا گیا ہے کہ وہ جلد بندی میں کٹ بھی گیا ہے۔

بہرحال ان چند توجہ طلب باتوں کے علاوہ مجموعی طور پر یہ بڑی خدمت ہے اور اس کی اشاعت پر دائرۃ المعارف مبارکباد کا مستحق ہے، مزید خوشی اس بات کی ہے کہ حضرت مولانا امجد علی صاحب کی دیگر غیر مطبوعہ چیزوں کی اشاعت کا بھی پروگرام پیش نظر ہے، خاص طور پر معانی الآثار کے نصف اول کے حاشیہ عربی کی اشاعت جلد ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں تعارف کے دوران جو یہ کہا گیا ہے کہ طحاوی جیسی اہم کتاب پر اب تک کسی نے کوئی کام نہیں کیا یہ درست نہیں، علامہ عینی کی دو شرحیں ہیں